رپورٹ: ذی پریذیڈنٹ فنڈ فار کریئیٹیو رائٹنگ کے زیرِ اہتمام تخلیقی ادب پر منعقدہ دوروزہ کانفرنس

جمعہ ۲۱ اور سنیچر ۲۲ ستمبر ۲۰۱۸ کو ذی پریذیڈنٹ فنڈ فار کریئیٹیو رائٹنگ کے زیرِ اہتمام Labourdonnais ہوٹل، پورٹ لوئیس میں دوروزہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس کانفرنس کا موضوع ''50 Years of Mauritian Literature'' تھا۔ ماریشس کی تمام زبانوں اور ادب کے فروغ کے لئے یہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ تکمیل کو پہنچی۔ ہانریبل پرتھوی راج سنگھ روپن ماریشس کے وزیرِ فنون و ثقافت بحیثیت مہمانِ خصوصی حاضر تھے۔ نیز مختلف اسپیکنگ یونینز کے اراکین اور نمائندے اس تقریب میں شریک تھے۔ اردو اسپیکنگ یونین کی طرف سے جو شرکاء تھے، ان میں ڈاکٹر صابر گودڑ، ڈاکٹر آصف علی محمد، محترمہ تاشیانہ شمتالی، شمیم پنگلو اور راقم الحروف شامل تھے۔ یہ میری خوش بختی ہے کہ یو ایس یو کی دعوت پر میں نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی۔

جمعہ ۲۱ ستمبر کو کانفرنس کا افتتاح ایک بجے ہوا۔ پوری نشست کی میزبانی جناب روشن ہساماں نے کی۔ ابتداء میں ذی پریذیڈنٹ فنڈ فار کریئیٹیو رائٹنگ کی صدر ڈاکٹر انیتا او جائب نے اپنا استقبالیہ خطاب پیش کیا۔ انہوں نے اپنی کتاب سے ایک مختصر اقتباس پیش کر کے حاضرین کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد انہوں نے حاضرین کو ڈاکٹر پرکاش جوشی کا تعارف کرایا۔ ایسی قابلِ قدر شخصیت سے محفل اور بھی روشن ہوگئی۔ ڈاکٹر جوشی نے دراصل انگریزی زبان میں اپنی پی ایچ ڈی کی اور وہ آجکل ہندوستان کے ڈاکٹر ہری سنگ گور سنٹرل یونیورسٹی، ساگر میں شعبۂ انگریزی کے لکچرار اور صدرِ شعبہ بھی ہیں۔ ان کی تقریر کا نصب العین مختلف زبانوں کے تخلیقی ادب پر مفصّل بیان کرنا تھا۔ تقریب کے دوران کئی ثقافتی، موسیقی اور رقص کی کارکردگیاں منظّم کی گئی تھیں۔ مثلاً فینکس ایس ایس ایس کے طلباء نے آزادی کے موضوع پر ایک پیش کش کی اور ماریشس کے مشہور فنکار Jerry Rouget نے اپنے دو گانے گا کر اس تقریب میں چار چاند لگائے۔ تقریب کے اختتام کے بعد تمام مہمانوں کے لئے خاص مشروبات کا انتظام کیا گیا تھا۔

سنیچر ۲۲ ستمبر کو نو سے تین بجے کانفرنس منعقد کی گئی۔ نظام کے مطابق ڈاکٹر پرکاش جوشی نے تخلیق کے بنیادی ضابطوں کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے مختلف زبانوں کے نامور ادیبوں کی مثالیں دیں۔ انہوں نے جس طریقے سے ادب سے متعلق باتوں پر روشنی ڈالی، وہ واقعی قابلِ تعریف ہے۔ میں خود ان کی انگریزی زبان سے کافی متاثر ہوا۔ ڈاکٹر جوشی کے مطابق مصنّف کو سوانح عمری اور تراجم کے مقابلے میں ناول، افسانہ اور شاعری پر زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ یہ اس وجہ سے کہ سوانح عمری کے متنازعہ بننے کا امکان رہتا ہے۔ نیز وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ دماغ ایک بیانیہ مشین ہے اور انسان کو ایک ''creative beast'' ہونا چاہیے۔ چنانچہ ان کی دل نشیں اقتباسات میں سے جس اقتباس نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا، وہ مندرجہ ذیل ہے:

"When someone cannot hold the pen
to feel the rhythm of the heart and soul,
it will be in vain to write"

''جب کوئی اپنے دل اور روح کی لے کو
محسوس کرنے کے لئے قلم نہیں اٹھا سکتا تو لکھنا بے کار ہوگا۔

بارہ بجے تمام مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا جس میں انواع و اقسام کے پکوان اور سالن شامل تھے۔ کھانا واقعی خوش ذائقہ تھا۔ اس کے بعد کانفرنس جاری رہا۔ کتابوں کی پیش کش کی گئی اور کئی مصنّفوں کی کتابوں کی رسمِ اجراء عمل میں آئی۔ ایک مخصوص کتاب بہ عنوان ''ڈاکٹر ادریس امیر گمانی'' ہے جسے اسد بگلا صاحب نے قلم بند کیا ہے۔ لہٰذا کانفرنس کے دوران ایک ایسا وقت بھی آیا جب دیگر مصنّفوں سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنی تخلیقات سے متعلق اپنے تجرباتی مطالعے سامعین کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ ان تمام شخصیتوں کی پُر جوش باتوں نے ہر ایک کو کچھ نہ کچھ لکھنے پر ضرور اکسایا ہوگا۔ کانفرنس کے آخر میں ذی پریذیڈنٹ فنڈ فار کریئیٹیو رائٹنگ کی طرف سے تمام نمائندوں کو وزیرِ فنون و ثقافت ہانریبل پرتھوی راج سنگھ روپن کے ہاتھوں شرکت کے لئے سند تقسیم کی گئی۔

الغرض کانفرنس کا خلاصہ کرتے ہوئے ڈاکٹر انیتا او جائب نے کانفرنس کے حوالے سے چند باتیں کہیں۔ آخر میں انہوں نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اس کانفرنس کے حصولِ مقصد پر اپنی مسرّت ظاہر کی۔ اظہارِ تشکّر کے بعد مشروبات پیش کئے گئے۔ نشست تقریباً پونے تین بجے برخاست ہوئی۔

اس کانفرنس کی وساطت سے مجھے بہت سی باتیں جاننے کا اتفاق ہوا۔ البتہ مجھے دیگر ممتاز شخصیتوں سے ملنے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ میں اردو اسپیکنگ یونین کا نہایت ہی شکرگزار ہوں کہ مجھے اس پائے کی کانفرنس میں شریک ہونے کا موقع ملا۔

از: نثار اختر ناردو